مسجد نبوی کی لائبریری میں سیرت النبی کا ذخیرہ

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

Abstract

Seerah-Books in Masjid al-Nabawi

A medium size library located inside Masjid al-Nabawi *(Sal'llahu Alayh Wa Sal'lam)* has a well preserved valuable collection of manuscripts and books on Seerah.

This article provides a complete introduction of Seerah books, their details, their relevance and importance to Seerah al-Nabawiyyah *(Sal'llahu Alayh Wa Sal'lam)*. The article also gives a view of the care taken in the preservation of this library established in Masjid al-Nabawi (*Sal'llahu Alayh Wa Sal'lam*).

The author has also recorded his sentiments, during the visit of the Holy Mosque and the library.

الحمد اللہ جون، جولائی ۲۰۰۸ء میں مجھے اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہم راہ حرمین کی زیارت نصیب ہوئی۔ ۲۲ جون کو مدینہ منورہ کا سفر کیا اور ۴ جولائی کو واپسی ہوئی، یوں چند روز مدینہ منورہ میں گزارنے کا موقع ملا۔ اپنے اِس قیام کے دوران روزانہ کچھ وقت مسجد نبوی کی لائبریری میں گذارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسجد نبوی کی لائبریری تاریخی قدامت رکھتی ہے۔ اس کی تاسیس ترکوں کے زمانے میں ہوئی۔ پہلے یہ لائبریری مسجد نبوی کے اندر باب عبد المجید کے اوپر تھی۔ چند برس قبل باب نمبر ۱۲ کے اوپر منتقل کر دی گئی ہے، جس کا راستہ باہر سے ہو کر جاتا ہے۔ یہ ایک وسیع وعریض اور خوب صورت مکمل ائیر کنڈیشنڈ ہال ہے۔ جس میں اونچی اونچی الماریاں رکھ کر اسے کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ لائبریری کیا ہے؟ کتابوں سے سجا ہوا ایک گلستان ہے۔ جس میں ہر طرف قرآن وسنت پرمبنی کتابوں کے گلدستے سجے ہوئے نظر آتے ہیں ہر موضوع کی کتابوں کو الگ الگ الماریوں میں رکھا گیا ہے، لائبریری صبح سات بجے سے شام ۷ بجے تک کھلی رہتی ہے۔ درمیان میں جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اسے بند کر دیا جاتا ہے۔

مجھے چوں کہ سیرت طیبہ کے عنوان سے دل چسپی تھی، اسی لئے میرا وقت زیادہ تر اسی گوشے میں گزرا۔ یہاں عرب دنیا کے تمام ممالک سے آئی ہوئی سیرت طیبہ کی کتابوں کا اتنا عمدہ اور ہمہ گیر ذخیرہ

موجود ہے کہ ان کی مدد سے سیرت طیبہ کے ہر موضوع پر داد تحقیق دی جاسکتی ہے۔ یہاں محدود تعداد میں کمپیوٹر بھی موجود ہیں، جن کی کارکردگی دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ یہاں میں نے جو اس عنوان پر کتب ملاحظہ کیں ان میں سے قارئین کی دل چسپی کے لئے چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۔ **عمومی سیرت:** اس حوالے سے سب سے پہلے ڈاکٹر عائض بن عبداللہ القرنی کی کتاب محمد رسول اللہ کا نک تراہ (۱) پر نظر پڑی، یہ کتاب مؤلف نے واقعی اس انداز میں مرتب کی ہے کہ آقائے مدنی کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے، چند عنوانات ملاحظہ ہوں: محمد طفلا (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن)، محمد صادقاً (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی) محمد صابراً (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر)، محمدؐ جواداً (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت)، محمد شجاعاً (بہادری)، محمد زاہداً (زہد و عبادت)، محمد متواضعاً (تواضع)، محمد حلیماً (حلم و بردباری)، محمد رحیماً (رحمت و شفقت)، محمد ذاکراً (ذکر و عبادت)، محمد داعیاً (داعیؑ و مبلغ)، محمد باکیاً (گریہ و زاری)، محمد ضاحکاً (مسکراہٹ)، محمد ممدوحاً (ممدوح) محمد خطیبا (بہ طور خطیب)، محمد نقیباً (سردار)، محمد طاہراً (پاکیزہ و طاہر)، محمد محبوباً (محبوب)، محمد مبارکاً (صاحب برکت)، محمد مربیاً (مربی و معلم)، محمد مبشراً (خوش خبری دینے والے)، محمد معلماً (استاد)۔

پوری کتاب اتنے عمدہ پیرائے میں لکھی گئی ہے کہ آدمی ذرہ برابر بھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف نے لفظوں کے سانچے میں آپ ﷺ کی تصویر کشی کی ہے۔

۲۔ تاہم ذات نبوی سے اپنی محبت واُلفت کو انہوں نے اپنی ایک اور کتاب میں پیش کیا ہے، جس کا نام ہے: ھذ الرسول یامحبّ (۲) اُسے کتاب کے بہ جائے کتابچہ کہیں تو زیادہ مناسب ہوگا کل ۴۳ صفحات پر محیط اس کتابچے میں مؤلف نے اپنا دل نکال کر پیش کردیا ہے اور لوگوں کو بتایا ہے کہ محبت کے لائق تو وہ ہستی ہے، جن کا نام فرشتے بھی ادب اور احترام سے لیتے ہیں اور جن کی کتاب زندگی کا ہر ورق اور ہر صفحہ اتنا عمدہ ہے کہ اسے اگر سونے سے بھی لکھا جائے تو حق ادا نہ ہوسکے۔ اس کتاب پر قاضی عیاض المالکی کی الشفا کا نقش نظر آتا ہے۔

۳۔ سیرۃ طیبہ کے حالات و واقعات پر بھی مسجد کی لائبریری میں کئی کتابیں موجود ہیں، جن میں تقی الدین احمد بن علی المقریزی کی امتاع الاسماع بماللرسول من الانباء والاحوال والحفدۃ والمتاع بھی ہے، جسے محمود محمد شاکر نے تصحیح و شرح کے ساتھ طبع کیا ہے۔ اس کتاب کی چودہ جلدیں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ سیرت طیبہ کا جامع دائرۂ معارف ہے، جسے اس کے فاضل مؤلف نے نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے مرتب کیا ہے۔

علامہ مقریزی اپنی تاریخی کتب کی بنا پر بہت شہرت رکھتے ہیں، خصوصاً مصر کی تاریخ پر انہیں بڑا اونچا مقام حاصل ہے۔ مگر زیر نظر کتاب بھی سیرت طیبہ کے شعبے میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر

محمد حمید اللہ مرحوم اس کتاب کے حوالے بہت کثرت سے دیتے ہیں۔

۴۔ ایک اور قابل ذکر متن محبّ الدین ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد ابی بکر الطبری المکی الشافعی (۶۶۵-۶۹۴ھ/ ۱۳۱۱-۱۳۹۱ء) کی کتاب خلاصۃ سید البشر بھی ہے(۳)۔ اس کی تحقیق طلال بن جمیل الرفاعی نے کی جب کہ اس کی طباعت کا اہتمام مرکز البحوث والدراسات مکتبہ نزر مصطفیٰ الباز نے کیا ہے۔ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ اس میں فاضل طبری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے حیات طیبہ کے تمام اہم واقعات کو بیان کر دیا ہے، تفصیلات حذف کر دی ہیں

۵۔ سیرت طیبہ کی عمومی کتب میں موسوعہ سیرت سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام بھی یہاں موجود ہے، جس کی ترتیب وتدوین اور تحقیق کا شرف ڈاکٹر سید جعفر مصطفیٰ سبعہ کو حاصل ہوا۔ اس کتاب پر سابق وزیر اوقاف صاحب المعالی السید حسن کتبی کی تقریظ بھی ہے، اور مراجعت زہیر الخالد نے کی ہے۔(۴)

۶۔ سیرت طیبہ پر عمومی کتب میں الحافظ مغلطائی (۶۹۰ھ) کی معروف ترین کتاب الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ وتاریخ من بعدہ من الخلفاء بھی یہاں موجود ہے(۵) جس کی تحقیق وتعلیق محمد نظام الدین الفتیح نے کی ہے۔ یہ کتاب سیرت طیبہ کے اہم ترین اور وقیع ترین متون میں شمار ہوتی ہے۔

۲۔ سیرت طیبہ اور تعلیم وتربیت: ۱۔ اس حوالے سے ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی کتاب الرسول والعلم یہاں موجود ہے(۶)۔ کتاب کے عنوانات اور اس کے مباحث میں بھی جدت نظر آتی ہے، مثال کے طور پر منزلۃ العلم والعلماء(۷) الرسول والعلم التجریبی (۸) اخلاقیات العلم(۹)، التعلیم وآدابہ(۱۰)، التعلیم ومبادیہ، وقیمہ(۱۱)، العنایۃ المعلم (۱۲) وغیرہ کے عنوانات فاضل مؤلف کی وسعت علمی کے شاہد ہیں۔

۲۔ اسی عنوان پر ایک اور خوب صورت کتاب نظر آئی جسے خالد بن عبداللہ القریشی نے مرتب کیا، کتاب کا عنوان ہے: تربیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فی ضوء الکتاب والسنۃ۔ (۱۳) کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ فاضل مؤلف نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج تعلیم وتربیت پر گفت گو کی ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معلم اور مربی بنا کر بھیجا تھا، اسی لئے آپ نے جس انداز سے صحابہ کرام کی تعلیم وتربیت کی وہ انداز دنیا کے لئے ایک نمونے اور مثال کی حیثیت رکھتا ہے کتاب میں مقدمہ کے بعد مشمولیۃ منہجہ فی تربیۃ اصحابہ (۱۴) وسائلہ فی تربیۃ اصحابہ رضوان اللہ علیہم (۱۵) اور السؤال والجواب، الموعظۃ بالرحمۃ والرفق بالمتعلم بالحرص علی مراعۃ احوال المتعلمین وغیرہ کے عناوین پر نہایت عمدہ انداز میں گفت گو اور بحث کی گئی ہے۔

۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی

اس کتب خانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی پر بہت زیادہ ذخیرۂ کتب موجود ہے جن میں سے بہ طور مثال چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب مغازی رسول اللہ لعروۃ بن الزبیر، بروایت ابی الاسود محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل (۱۶)

مغازی رسول پر قدیم ترین موجود کتاب وہ ہے جسے حضرت عروہ بن الزبیر (م ۹۴ھ) نے مرتب کیا اس کتاب کا مغازی عروہ بن زبیر کے عنوان سے اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے (۱۷)۔ اس نسخے کو مختلف نسخوں سے مرتب اور جمع کرنے کا شرف، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی کو حاصل ہوا۔ جو الریاض میں استاد الحدیث اور بعد ازاں شیخ الحدیث رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی، بل کہ سیرت طیبہ کے پاکیزہ موضوع پر یہ سب سے پہلی کتاب یا پہلی کتب میں سے ہے۔

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تینوں خلفاء (حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان) کے غزوات اور ان کے دور میں ہونے والی حربی کارروائیوں میں حضرت ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی (۵۶۵ھ-۶۳۴ھ) کی الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء بھی یہاں موجود ہے۔ جسے ڈاکٹر محمد کمال الدین عز الدین علی نے طبع کیا (۱۸)۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی جلد ۲۷۰ صفحات پر اور دوسری ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تینوں خلفاء کے زمانے میں ہونے والی جنگی اور حربی کارروائیوں کے تذکرے پر مشتمل ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر بے حد اہمیت رکھتی ہے۔

۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی پر یہاں جو دوسری کتب موجود ہیں ان میں ڈاکٹر ابراہیم بن ابراہیم قریشی کی مرویات غزوۂ حنین وحصار الطائف ہے۔ عرب ممالک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الگ غزاوت پر الگ الگ اور مستقل کتب مرتب کرنے کا سلسلہ کافی قدیم ہے۔ حالیہ برسوں میں اس پر خصوصی توجہ مبذول کی گئی ہے اور زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب جامعہ اسلامیہ کی مجلس علمی نے طبع کی ہے (۱۹)۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف کے حوالے سے کتب حدیث و سیرت میں جو بھی روایات موجود ہیں، ان سب کو جمع کر دیا ہے اور ان پر نقد بھی کیا ہے۔ اس طرح اس تحقیقی کتاب سے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے اس اہم ترین غزوے اور معرکے کے متعلق تمام روایات یک جا مل جاتی ہیں اور ان کے حسن اور ان کے ضعف کا

بھی پتہ چل جاتا ہے مختصراً یہ کہ اس موضوع پر یہ کتاب بے حد مفید ہے۔

۴۔ اسی مؤلف کی ایک اور کتاب مرویات غزوۂ بنی المصطلق وھی غزوہ المریسیع بھی ہے، جسے فاضل مؤلف نے جامعۃ الملک عبدالعزیز ریاض میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے پیش کیا۔ مقالے کی نگرانی، ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبداللہ عبید نے کی (۲۰)۔

سابقہ کتاب ہی کی طرح اس کتاب میں بھی فاضل مؤلف نے غزوۂ بنی المصطلق کے بارے میں تمام روایات کو جمع کر دیا ہے، اور ان روایات پر نقد بھی کیا ہے۔

۵۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد ظاہر وتر کی کتاب فن الحرب فی عہد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فن حرب) (۲۱) بھی اسی سلسلے کی ایک عمدہ کاوش ہے۔ یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے فن حرب پر لکھی گئی ہے اور اس میں کل چھ فصلیں ہیں، پہلی فصل کا عنوان ہے۔ الملامح العسکریۃ عند العرب قبل الاسلام (۲۲)۔ جب کہ دوسری فصل میں قیادت اور اس کی عقلی اور جسمانی صفات پر بحث کی گئی ہے۔ اور تیسری فصل میں الھیئات الاداریہ (ادارتی ادارے) (۲۳) پر گفت گو کی گئی ہے۔

۶۔ فن مغازی عہد صحابہ وتابعین میں بھی بہت اہمیت رکھتا تھا اور عہد حاضر میں بھی اس کی اہمیت میں فنی اور تکنیکی پہلوؤں کی اہمیت بڑھ جانے کی بنا پر اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مسجد نبوی کی لائبریری میں اس عنوان پر جو قابل قدر ذخیرہ محفوظ ہے۔ ان میں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) کی کتاب المغازی، بڑی وقعت والا کام ہے۔ اس کی تخریج وتحقیق جامعہ الامام محمد بن سعود کے ایک استاد ڈاکٹر عبدالعزیز بن ابراہیم العمری نے کی ہے۔ (۲۴) کتاب کی اہمیت ۸۶ صفحات پر مشتمل فاضل محقق (ڈاکٹر عبدالعزیز) کے اس فاضلانہ مقدمے اور کتاب کے تخریجی حواشی کی بنا پر کئی گنا زیادہ بڑھ گئی ہے، جو اس طباعت کا خاصہ ہیں۔ کتاب کے مضامین اور موضوعات پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابن ابی شیبہ کی المغازی بنیادی طور پر ایک سیرت طیبہ کی کتاب ہے۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے ساتھ ساتھ حیات طیبہ کے عمومی واقعات کا بھی ذکر ہے۔ مثال کے طور پر ابویکسوم اور الفیل (ہاتھی) کا واقعہ۔ (۲۵) آپ نے نبوت ملنے سے پہلے کیا دیکھا (۲۶)۔ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ اور کبار صحابہ کے قبول ایمان۔ (۲۷) وغیرہ کے واقعات کا ذکر بھی اس کتاب میں شامل ہے، کتاب کا اختتام حضرت علیؓ کی خلافت پر ہوتا ہے۔ (۲۸)

۷۔ اسی عنوان پر امام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری (۵۱-۱۲۴ھ) کی المغازی النبویہ بھی یہاں موجود ہے، جس کی تحقیق ڈاکٹر سہیل ذکار نے کی ہے۔ (۲۹) تاریخی طور پر یہ بات تو ثابت ہے کہ ابن شہاب الزہری ان علماء میں سے ہیں، جنہوں نے سیرت ومغازی پر بہت سا مواد جمع کیا

تھا، لیکن یہ کتاب ان کی اپنی تصنیف نہیں ہے۔ یہ کتاب ابن شہاب الزہریؒ کے ان فتاویٰ پر مشتمل ہے، جو نوازل کے نام سے معروف ہیں، دراصل ابن شہاب الزہری ان سوالوں کے جوابات فتاویٰ کی صورت میں ارشاد فرماتے تھے، جو ان سے پوچھے جاتے تھے پھر، راجح قول یہ ہے کہ انہیں نام ور تابعی معمر بن راشد نے کیا اور انہوں نے ہی ان فتاویٰ کو المغازی کا عنوان عطا کیا، اس طرح انہوں نے یہ روایات جمع کر دیں۔

۸۔ مغازی کے عنوان پر یہاں جو گراں قدر ذخیرہ پایا جاتا ہے، ان میں علامہ المحقق الباحث الموفق الشیخ ابو علی حسن بن محمد مشاط المکی کی، جو حرم مکی کے جلیل القدر علما میں سے ایک تھے، اثارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری بھی ہے یہ بنیادی طور پر علامہ بکیر احمد محمد البدوی المجلسی الشنقیطی کے منظومہ کی شرح ہے(۳۰)۔ علامہ بکیر احمد کے حالات زندگی استاد احمد بن الامین العلوی الشنقیطی نے اپنی کتاب الوسیط فی تراجم الادباء میں درج کئے ہیں۔ کتاب کی ابتدا رب کائنات کی حمد سے ہوتی ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم حمداً لمن ارسل خیر مرسل لخیر امۃ لخیر الملل** (۳۱) یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کو ادبی اور علمی انداز مین بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ علامات النبوۃ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی علامات پر بہت سے لوگوں نے کتب لکھی ہیں مسجد نبوی کے کتب خانے میں اس عنوان پر بہت سی کتب موجود ہیں، جن میں عبد الملک علی الکلیب کی علامات النبوۃ، خصوصاً قابل ذکر ہے۔ (۳۲) جسے کویت سے شائع کیا گیا ہے۔

فاضل مؤلف نے علامات النبوۃ کے تحت سابقہ امتوں پر اترنے والی ان پیشین گوئیوں کا ذکر کیا ہے، جو سابقہ کتب میں موجود ہیں۔ (۳۳) جب کہ دوسرے نمبر پر نبوت و رسالت ملنے سے قبل آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور آپ کے صدق و امانت کے اوصاف اور عمدہ اخلاق پر بحث کی گئی ہے۔ (۳۴) جب کہ تیسرے درجے پر بعثت و نبوت کے بعد آپ کے حسی و جسمانی معجزات کا ذکر کیا ہے۔ (۳۵) تاہم یہ ذکر بہت مختصر ہے اور صرف عنوانات اور ان کے تحت مختصر سی تفصیل دی گئی ہے، جب کہ بعد ازاں فاضل مؤلف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشین گوئیوں کا ذکر کیا ہے، جو اپنے اپنے وقت پر حرف بہ حرف پوری ہوئیں اور جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اثبات ہوتا ہے۔ (۳۶) کتاب کے آخر میں مستشرقین اور عیسائیوں کی ایک جماعت، مثلاً ایس بوسورتھ، ایڈورڈ

ماٹینگری، اور سٹوبرٹ وغیرہ کی آرو خیالات کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ علامات دلائل نبوت پر یہاں الشیخ محمد بن رزق کی کتاب الاسلام و نبی الاسلام بھی قابل ذکر ہے (۳۷)۔ اس کتاب میں کل چار فصول اور ایک خاتمہ ہے۔ پہلی فصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سابقہ کتب کی بشارتوں پر (۳۸) دوسری فصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت و رسالت پر (۳۹) تیسری فصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر (۴۰) اور چوتھی فصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر وارد ہونے والے شبہات کے جوابات پر مشتمل ہے (۴۱) جب کہ خاتمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مشرق و مغرب کے فضلا کے بیانات پر محیط ہے۔ (۴۲)

۵۔ موضوعات سیرت

سیرت طیبہ اب ایک مستقل اور باوقار فن بن چکا ہے، چناں چہ موضوعات سیرت پر بھی متعدد کتب مدینہ منورہ کی اس لائبریری میں موجود ہیں۔ جن میں محمد حسن شراب کی المعالم الاثیرہ فی السنۃ والسیرۃ خصوصی طور پر قابل ذکر ہے (۴۳)۔ اس تصنیف میں اس کے فاضل مؤلف نے موضوعات و مقامات سیرت کو حروف تہجی کی ترتیب میں مرتب کیا ہے اور ہر ایک کی تھوڑی تھوڑی اور مختصر تشریح کی ہے۔ مثال کے طور پر حرف وال کی پٹی میں دیر سمعان، دیر مجران اور الدیلم وغیرہ، مقامات کی تشریح اور ان کی جغرافیائی تحقیق پیش کی گئی ہے۔ کتاب کسی بھی سیرت دائرۃ المعارف کے لئے بنیاد کا نام دے سکتی ہے۔

۶۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام اور موالی

امت کو آں حضور ﷺ سے ایسی محبت نہے کہ اس کی دنیا میں کوئی اور مثال تلاش کرنا ممکن نہیں ہے، چناں چہ علما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام اور آزاد کردہ غلاموں کے حالات زندگی پر بھی مستقل کتب مرتب اور مدون کی ہیں، ایسی کتب میں امام محمد السخاوی (م ۹۰۲ء) کی الفخر المتوالی فیمن انتسب للنبی من الخدم والموالی بھی مسجد نبوی کی لائبریری میں موجود ہے (۴۴)۔ اس کتاب میں علامہ سخاوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرد اور خواتین سمیت تمام خدام اور خادماؤں کے ناموں اور ان کی کنیتوں کی تفصیل دی ہے، جن سے اس فہرست میں غلاموں کے ساتھ ساتھ بہت سے آزاد لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے محض ذاتی شوق اور محبت کے ساتھ خدمت نبوی کا اعزاز اور شرف حاصل کیا، چناں چہ اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کے آزاد اور آزاد شدہ مرد خدام میں ۱۳۰ افراد کا، خواتین میں سے تیس کا، جب کہ ایسے خدام میں، جو مکمل طور پر آزاد تھے، تیس کا اور جن کے مختلف نام مذکور ہیں، ان میں سے ساٹھ کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں مختلف صحابہ کرام سے جو روایات اس حوالے سے آئی ہیں۔ان کو بھی جمع کیا گیا ہے، مثال کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ سفینہ ۲۰ افراد کا، اور حضرت ذکوان آٹھ افراد، اور دوسرے حضرات بیس افراد کا ذکر کرتے ہیں۔(۴۵)

۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

۱۔آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا اہم ترین مقصد یہ تھا کہ لوگ ذات نبوی کی اتباع اور اطاعت کر کے دنیا وآخرت میں عزت اور سرخروئی حاصل کریں، اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے اسوۂ حسنہ دے کر بھیجا آپ کے اسوۂ حسنہ پر بیسوں کتب مرتب اور مدوّن کی گئی ہیں، مسجد نبوی کی لائبریری میں یہاں جو کتب موجود ہیں، ان میں الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی کی سیدنا محمد رسول اللہ والاسوۃ الحسنۃ خصوصی طور پر قابل ذکر ہے(۴۶)۔

دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں فاضل مصنف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور اسوۂ حسنہ کی ایسی تفصیل بیان کی ہے۔جس سے حیات طیبہ کا یہ پہلو اچھی طرح روشن اور واضح ہو جاتا ہے۔

۲۔ اخلاق نبوی کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ اس میں دین کے ساتھ ساتھ دنیا اور دنیوی معاملات کی بھی خوب رعایت رکھی جاتی تھی، اس لحاظ سے عبداللہ نجیب سالم کی الرعایۃ النبویہ للشئون الدنیویہ (۴۷) بڑی اہم ہے، اس کتاب میں فاضل مؤلف نے واضح کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح دنیوی معاملات کی رعایت رکھی ہے، چناں چہ اس کتاب کے پہلے باب میں تعلیم شئون البلدیہ (شہری حکومت کے معاملات کی تعلیم) پر گفت گو کی ہے اور پھر سفراء مکاتبات اور الرائی والحیوانات اور پھر شئون الخارجیہ اور داخلیہ جیسے معاملات شامل ہیں، جس سے ہم شہری زندگی سے لے کر بین الملکی اور بین الاقوامی تعلقات کے لئے روشنی اور بصیرت حاصل کر سکتے ہیں یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸۔ دل لگی اور مزاح

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو امت نے محفوظ رکھا ہے۔اس حوالے سے مکتب مسجد نبوی میں فہد بن متعہ النقیعی کی کتاب مرویات المزاح والدعابۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصحابہ (۴۸) خصوصاً قابل ذکر ہے، فاضل مؤلف نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے مروی ان تمام روایات کو جمع کر دیا ہے، جن میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے مزاحاً کوئی بات ارشاد فرمائی اسی طرح صحابہ کرام سے پر مزاح مشتمل واقعات کو بھی جمع کر دیا ہے۔کتاب کا پہلا باب مزاح اور

دعابہ کے معنی ومفہوم پر (۴۹) دوسرا باب مزاح کی مذمت پر مشتمل روایات (۵۰)، تیسرا باب مزاح کی حرمت کے قائل لوگوں کے دلائل پر (۵۱) اور پانچواں باب چند شرائط کے ساتھ مزاح کی اجازت اور اس کے جواز کے ذکر پر مشتمل ہے (۵۲)۔ علمی اور فکری بحث کے بعد فاضل مؤلف نے کتاب کے پانچویں باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور حسن اخلاق (۵۳) کا اور چھٹے باب میں صحابہ کرام کے دل لگی اور خوش اخلاقی کے واقعات کا ذکر کیا ہے اور ساتویں اور آخری باب میں ممنوع مزاح کا ذکر کیا ہے اس طرح اپنے عنوان یہ کتاب مکمل طور پر ایک دائرۂ معارف کی حیثیت رکھتی ہے۔

۹۔ وصال نبوی

جیسا کہ ہم اوپر واضح کر آئے ہیں کہ عرب ممالک خصوصا سعودی عرب میں سیرت طیبہ کے جزوی واقعات پر علیحدہ علیحدہ کتابوں کی تصنیف وتالیف کا رجحان بڑھ رہا ہے چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سانحۂ وصال پر ابوتراب الظاہری کی کتاب ذھول العقول بوفاۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (۵۴) خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں مثلاً آغاز مرض (۵۵)، بیماری میں اضافہ (۵۶)، زہر کا اثر اور آپ کی وفات کا شہادت ہونا (۵۷)، آپ کی وصیت مبارکہ، خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزھرہؓ سے سرگوشی (۵۸)، آخری اور الوداعی خطبہ (۵۹)، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار (۶۰) حضرت ابوبکرؓ کی سچائی (۶۱)، (قرب وصال کی کیفیت اور حالت (۶۲)۔ اس دوران ایک وقت ایسا آیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسد مبارک کو اپنے سینے سے لگالیا (۶۳) وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ جس طرح ثابت قدم رہے (۶۴)، وہ امت کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے۔ اسی دوران میں حضرت ابوبکرؓ کی بیعت (۶۵) کا واقعہ پیش آیا۔ فاضل مؤلف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ کو ریکارڈ کرنے میں بڑی محنت کی ہے۔ آپ کی تجہیز وتکفین جنارے پر، آپ کی امامت وقیادت کی علامات کا اظہار اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی کیفیت (۶۶) وغیرہ بھی اس کتاب کا اہم موضوع ہیں۔

۱۰۔ وحی ربانی کی کتابت وتحریر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وحی الٰہی کا نزول اور اس کی کتابت وتحریر بھی بہت سی کتابوں کا موضوع رہی ہے مکتبہ مسجد نبوی میں جو کتب اس عنوان پر موجود ہیں، ان میں شیخ عمر قحطان، عبداللطیف العزاوی کی مرویات التاریخیہ والمآثر والمناقب لکتاب الوحی فی الکتب الستہ (۶۷)۔ خصوصی

طور پر بڑی اہم ہے۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں کتابت وحی کے متعلق کتب ستہ میں جو روایات موجود ہیں، ان سب کو جمع کیا گیا ہے، لیکن ابتدائی اور تمہیدی گفت گو میں کتابت وحی اور کاتبین وحی کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن میں حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان، حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص، حضرت ابانؓ بن سعید بن العاص، العلاءؓ الحضرمی، حنظلہ بن الربیع، اور عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح (۶۸) وغیرہ کا ذکر شامل ہے۔

۱۱۔ مدینہ منورہ کا جغرافیائی و تاریخی جائزہ

دنیا کے شہروں میں مدینہ منورہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی تاریخ کی ابتدا سیرت طیبہ سے ہوتی ہے، اسے اسلام اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں آمد سے نئی زندگی ملی، اس لئے مدینہ منورہ کے حالات کا مطالعہ بھی سیرت طیبہ کا ایک حصہ ہے، اس عنوان پر بھی ہمیں یہاں متعدد کتب ملتی ہیں۔ جن میں درج ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱۔ محمد الراوی کی المدینۃ المنورۃ فی عہد الرسالۃ من حدیث القرآن الکریم و بیان السنۃ المطہرۃ (۶۹) ہے۔ جو پانچ سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے جسے فاضل مؤلف نے نہایت سلیقے اور محنت کے ساتھ مرتب کیا ہے مؤلف نے اس کی ابتدا اہل کتاب کی کتابوں میں مدینہ منورہ کے بابرکت تذکرے، خصوصاً حضرت سلمان فارسیؓ کے قبول اسلام کے مشہور واقعے سے کی ہے (۷۰)۔ جب کہ اگلی فصل میں ہجرت نبوی سے پہلے کے اہم واقعات و حوادث کا ذکر ہے (۷۱)۔ اگلی فصل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت (۷۲) اس کے بعد والی فصل میں ہجرت نبوی اور اسلامی حکومت کی تاسیس کے بعد کے اہم ترین واقعات و حوادث کا (۷۳) اور اگلی فصل میں مدینہ منورہ سے شروع ہونے والے غزوات و سرایا کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ مدینہ منورہ کی تاریخ کا اہم ترین حصہ ہیں، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سرزمین سے دنیا کے حکمرانوں کو جو خطوط تحریر کیے ان کا ذکر اگلی فصل (۷۴) کا موضوع ہے، اسی طرح حجۃ الوداع (۷۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات (۷۶)، مدینہ منورہ کے فضائل اور اس کی اہم ترین خصوصیات (۷۷) اور سب سے آخر میں مدینہ منورہ کے اسمائے مبارکہ کی وضاحت و تشریح کی گئی ہے (۷۸)

۲۔ مدینہ منورہ کی تاریخ پر یہاں ایک ۸۰ صفحات پر مشتمل رسالہ بھی موجود ہے، جس کا نام ہے الہجرۃ النبویۃ من خروجہ من مکہ الی استقرارہ بالمدینۃ (۷۹) اور جسے محمد بن رزق بن طرہونی الکعبی السلمی نے تصنیف کیا۔ اس میں واقعہ ہجرت کی پوری تفصیل دی گئی ہے، اسی طرح مدینہ منورہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ

سلم کے ورود ونزول، مسجد قبا کی تعمیر اور یثرب میں آپ کے داخلے اور استقبال کا تذکرہ بھی شامل کتاب ہے۔

۱۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا اگر چہ براہ راست سیرۃ طیبہ سے تعلق نہیں ہے لیکن چوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

من رآنی فقد رآنی فان الشیطان لایتمثل بصورتی (۸۰)

جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے واقعی مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

اسی لئے یہاں خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے متعلق کتب بھی موجود ہیں، جن میں سے مثال کے طور پر اسامہ بن کمال کی الراوی والاحلام فی سیرۃ خیر الانام لاحکام الراوی فی الکتاب والسنۃ وآدابھا واقسامھا (۸۱) کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ فاضل مؤلف نے ابتدائی چار ابواب میں اسلام میں خوابوں کی عظمت واہمیت کا ذکر کیا ہے، جب کہ پانچویں باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے پر بحث کی ہے۔ اس باب میں کل تین فصول ہیں پہلی فصل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوۂ بدر سے پہلے کی حالت میں زیارت (۸۲)، دوسری فصل میں غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیانی دور میں (۸۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر بحث کی ہے، جب کہ تیسری فصل مابعد کے ادوار میں زیارت نبوی کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

۱۳۔ کتابیات سیرت

سیرت طیبہ کی کتابیات پر بھی یہاں معتد بہ ذخیرہ موجود ہے، جن کی سیرت طیبہ کی کتابیات نگاری کے میدان میں بڑی اہمیت ہے ایسی کتب میں مہدی رزق احمد کی کتاب مؤلفو السیرۃ، کتاب السیرۃ النبویہ فی ضوء المصادر الاصلیہ خصوصاً قابل ذکر ہے۔ جس میں اس کے فاضل مؤلف نے ابتدائی صدیوں میں سیرت طیبہ پر ہونے والے تحقیقی اور علمی کام کا تجزیہ اور سیرت نگار مؤلفین کے حالات زندگی پر بحث کی ہے۔ ابتدا دوسری صدی ہجری سے کی ہے۔ یہ موسوعہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور آخری جلد میں معجزات نبویہ کا ذکر ہے۔

۲۔ اسی موضوع پر محمد سرور بن زین العابدین کی دراسات فی السیرۃ النبویہ بھی ہے (۸۴)۔ اس میں مصادر السیرۃ کے عنوان پر فاضل مؤلف نے بہت تفصیل سے گفت گو کی ہے۔

مصادر السیرۃ کا آغاز قرآن کریم (ص ۷۵) سے ہوتا ہے، اس کے بعد کتب حدیث اور کتب

تاریخ کا نمبر آتا ہے۔ بعد ازاں فن سیرت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ حقیقی سیرت نگاری کی ابتدا تابعین کے زمانے سے ہوئی۔ اور اس ابتدائی دور میں سیرت نگاروں کے متعدد طبقات سامنے آئے۔ جن میں طبقہ اولی میں حضرت عروہ بن الزبیر اور حضرت وہب بن منبہ جیسے لوگ شامل ہیں فاضل مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ وہب بن منبہ کی مرتب کردہ کتاب مغازی کے چند اوراق، جو اوراق بردی پر مشتمل ہیں، ہیڈل برگ (جرمنی) کی لائبریری میں موجود ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس نسخے کی کتابت ۲۲۸ھ میں ہوئی اور اس میں بیعت اولیٰ عقبہ، دارالندوۃ میں قریشی سرداروں کی گفت گو، ہجرت کی تیاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں داخلہ وغیرہ کے عنوانات شامل ہیں۔

اسی طبقے میں محمد بن اسحاق کا نام بھی شامل ہے، محمد بن اسحاق کے متعلق فاضل مؤلف ہمیں یہ معلومات بھی دیتے ہیں کہ عبدالشافی محمد عبداللطیف نے محمد بن اسحاق واثرہ فی کتابۃ السیرۃ کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے اور اسے جامعہ محمد بن سعود کے کلیہ علوم الاجتماعیہ (شمارہ ۵، سال ۱۴۰۱ھ) میں شائع کر دیا ہے۔ اسی طبقے میں فاضل مؤلف نے ابن شہاب الزہری، عبداللہ بن ابی حزم وغیرہ کو شامل کیا ہے پوری کتاب دل چسپ ہونے کے ساتھ مصادر سیرت پر چشم کشا بھی ہے۔

۳۔ کتابیات سیرت کے حوالے سے یہاں بے حد اہم ترین کاموں میں ڈاکٹر محمد ماہر حمادہ کی مراجع مختارہ عن حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کتاب میں اس کے فاضل مؤلف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر شروع سے لے کر اب تک ہونے والے تمام مواد کی تفصیل دے دی ہے اور سیرت طیبہ پر مشرق و مغرب میں مرتب اور مدوّن ہونے والے ذخیرہ کتب پر ناقدانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے، انہوں نے اس کتاب کے تعارف کے طور پر سرورق پر لکھا ہے۔ القسم الاول کتابۃ السیرۃ النبویہ بین الشرق والغرب من اقدم العصور حتی الوقت الحاضر۔ (۸۵)

فاضل مؤلف نے اس کتاب میں نہ صرف یہ کہ مشرق یعنی اسلامی ممالک میں سیرت طیبہ کے پاکیزہ موضوع کے ارتقا پر بحث کی ہے، بل کہ انہوں نے مغربی ممالک میں بھی سیرت طیبہ پر ہونے والے کام پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے (۸۶)۔ اور قریب قریب سیرت طیبہ کے ہر بڑے متن پر بحث کی ہے، فاضل مؤلف کا انداز بیان تحقیقی ہونے کے ساتھ ساتھ تنقیدی بھی ہے اور انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں بلاشبہ سیکڑوں کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

۴۔ اسی طرح اسی عنوان پر محمد شریف الشیبانی کی الرسول فی الدراسات الاستشراقیہ المنصفہ (۸۷) بھی ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق منصف

مزاج مغربی مصنفین کے خیالات اور ان کی کتابوں سے لئے گئے اقتباسات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے فاضل مؤلف نے کتاب کے ۲۵ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں استشراق کی تعریف، اس کا تعارف اور اس کی تاریخ پر مختصر، مگر فاضلانہ انداز میں گفت گو کی۔ ہے چناں چہ انہوں نے لکھا ہے:

الاشتراق هو علم الشرق یا علم العالم الشرق

استشراق سے مراد مشرقی علم یا عالم مشرق کا علم ہے۔

الغرض انہوں نے اس عنوان پر نہایت عمدہ معلومات کتاب میں شامل کردی ہیں۔(۸۸)

۵۔ اسی طرح مصادر السیرۃ میں ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی السیرۃ النبویہ دروس وعبر بھی قابل ذکر ہے(۸۹)۔ دراصل یہ ڈاکٹر السباعی کے سیرت طیبہ خصوصاً مآخذ سیرۃ کے حوالے سے دیئے گئے دروس (Lectures) کا مجموعہ ہے اس کتاب میں ڈاکٹر السباعی نے مصادر السیرۃ کی درج ذیل تفصیل بیان کی ہے۔

الف۔ قرآن کریم: سیرت طیبہ کا یہ سب سے بنیادی مآخذ ہے، جس سے استفادہ کیا جاتا ہے(۹۰)

ب۔ السنۃ النبویہ الصحیحہ: اس سے مراد حدیث کی ایسی معتبر اور مستند کتب ہیں، جن کے مؤلفین کی صداقت ودیانت پر تمام لوگ متفق ہیں(۹۱)۔

ج۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عربی شاعری، انہوں نے لکھا ہے کہ یہ اشعار ادبی کتابوں اور سیرت طیبہ کی کتابوں میں ہمیں ملتے ہیں(۹۲)۔

د۔ کتب سیرت: اس عنوان کے تحت انہوں نے واضح کیا ہے کہ سیرت کا فن کس طرح مدوّن ہو اور کن کن لوگوں نے اس کی تالیف وتدوین میں حصہ لیا(۹۳)۔

ھ۔ کتب تاریخ: جن میں سے تاریخ عہدی کا خصوصی طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے۔

الغرض ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی زیر نظر کتاب ہمیں سیرت طیبہ کے مآخذ ومصادر کی مختلف انواع کی طرف متوجہ کرتی ہیں، جن میں سے چند ایک کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔

مختصر یہ کہ مسجد نبوی کی یہ لائبریری گنجینۂ جواہر ہے۔ جو انتہائی قیمتی موتیوں سے مزّین ہے۔ پاکستان میں بھی سیرت طیبہ پر ایسی ہی کسی مرکزی لائبریری کی ضرورت ہے، جہاں تمام بنیادی متون موجود ہوں۔ کاش کوئی ادارہ یہ کام کر سکے۔

حوالہ جات

۱۔ مطبوعہ دار ابن حزم، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲، صفحات: ۱۶۴

۲۔ مطبوعہ دار الضیا للنشر والتوزیع، ص: ۴۳

۳۔ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ، ریاض ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، کل صفحات ۲۰۶۔
۴۔ مطبوعہ المکتبہ المکیہ، مکۃ المکرمہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، (پانچ اجزاء)
۵۔ مطبوعہ دار شامیہ، بیروت مع ضروری فہارس، کل صفحات ۶۵۵
۶۔ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء
۷۔ ص: ۹
۸۔ ص: ۳۷
۹۔ ص: ۶۱
۱۰۔ ص: ۷۵
۱۱۔ ص: ۱۰۹
۱۲۔ ص: ۱۵۱
۱۳۔ مطبوعہ دار المعالی، دار التربیۃ والتراث، مکۃ المکرمہ، کل صفحات ۵۳۶
۱۴۔ ص: ۱۹-۲۳
۱۵۔ ص: ۲۴-۳۴
۱۶۔ من منشورات مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج بالریاض، مملکۃ العربیہ السعودیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء
۱۷۔ یہ ترجمہ مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم نے کیا اور اُسے ادارہ ثقافت اسلامیہ نے طبع کیا لیکن حق یہ ہے کہ اس ترجمے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔
۱۸۔ عالم الکتب، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، بیروت لبنان، فون، ۸۰۳۲۰۳-۳۱۵۱۴۲/ ۰۱۸۱۹۶۸۴
۱۹۔ مطبوعہ مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، دو جلدیں، جلد اول: ۴۳۹ صفحات وجلد دوم، ۸۴۴ صفحات
۲۰۔ یہ کتاب بھی مدینہ منورہ سے طبع ہوئی سال طباعت درج نہیں ہے، البتہ سال تسجیل (رجسٹریشن) ۱۴۱۵ھ دیا گیا ہے
۲۱۔ مطبوعہ دار السنابل للطبعۃ والنشر والتوزیع، دمشق، کل صفحات ۳۴۸
۲۲۔ ایضاً، ص ۴۳
۲۳۔ ایضاً، ص ۱۰۵
۲۴۔ دار اشبیلیا للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، کل صفحات، ۴۷
۲۵۔ ص: ۸۷
۲۶۔ ایضاً، ص ۹
۲۷۔ ص: ۱۰۱ تا ۱۴۳
۲۸۔ ایضاً، ص ۴۶۳
۲۹۔ مطبوعہ دار الفکر دمشق، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء
۳۰۔ بار دوم، مطبع المدنی، ۶۸، شارع العباسیہ، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء
۳۱۔ ص: ۱
۳۲۔ مطبوعہ، دار الارقم للنشر والتوزیع، الکویت، ۱۹۸۴ء-۱۴۰۴ء، صفحات، ۱۱۹

۳۳۔ ایضاً، ص ۱۱-۳۰

۳۴۔ ایضاً، ص ۷-۳۱-۳۶)

۳۵۔ ایضاً، ۳۷-۶۷

۳۶۔ ایضاً، ص ۹۷، و مابعد

۳۷۔ مطبوعہ دار الحرمین الطباعۃ مصر و السودان والقاہرۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، کل صفحات ۶۰-۳۶۰

۳۸۔ ایضاً، ص ۱۸۷

۳۹۔ ایضاً، ص ۲۱۷

۴۰۔ ایضاً، ص ۳۵۶

۴۱۔ ایضاً، ص ۲۸۵

۴۲۔ ص: ۲۹۳

۴۳۔ مطبوعہ دار القلم، دمشق/ الدار شامیہ، بیروت، بار اوّل ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء

۴۴۔ مطبوعہ، مکتبہ المنار و الرقاء، الاردن، طبع حسن محمود سلمان، بار اوّل، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۴۵۔ ص: ۲۷، و مابعد

۴۶۔ مطبوعہ دار الکلم الطیب اللطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳، ج ۱: ۵۲۸، ج ۲: صفحات ۶۴۰

۴۷۔ مطبوعہ المکتبہ العصریہ، صیدا، بیروت، بار اوّل ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء

۴۸۔ مطبوعہ دار بلنسیہ للنشر والتوزیع، الریاض ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳، کل صفحات، ۱۳۰

۴۹۔ ایضاً، ص ۱۰

۵۰۔ ایضاً، ص ۱۹

۵۱۔ ایضاً، ص ۲۵

۵۲۔ ایضاً، ص ۴۱

۵۳۔ مطبوعہ دار بلنسیہ للنشر والتوزیع، الریاض ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳، ص ۴۹

۵۴۔ مطبوعہ دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ، بار اوّل، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، کل صفحات ۱۸۴

۵۵۔ ص: ۱۳

۵۶۔ ص: ۱۶

۵۷۔ ص: ۱۷

۵۸۔ ص: ۲۰

۵۹۔ ص: ۲۲

۶۰۔ ص: ۲۳

۶۱۔ ص: ۲۵

۶۲۔ ص: ۳۰

۶۳۔ ص: ۳۲

۶۴۔ ص: ۳۷
۶۵۔ ص: ۴۰
۶۶۔ ص: ۱۲۶
۶۷۔ منشورات محمد علی بیضوی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۵ھ/ ۱۴۲۶ء
۶۸۔ دیکھیے، ص ۱۵-۱۶
۶۹۔ مکتبۃ العبیکان، الریاض للعلیا، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء
۷۰۔ ایضاً، ص ۲۱-۲۹
۷۱۔ ایضاً، ۳۰-۸۰
۷۲۔ ایضاً، ۸۰-۱۰۹
۷۳۔ ایضاً، ص ۱۱۰ تا ۱۷۸
۷۴۔ ایضاً، ص ۱۷۹-۳۹۳
۷۵۔ ایضاً، ۳۰۴-۵۰۶
۷۶۔ ایضاً، ۵۰۷-۵۰۹
۷۷۔ ایضاً، ص ۵۱۰-۵۲۸
۷۸۔ ایضاً، ۵۲۹-۵۳۱
۷۹۔ ایضاً، ص ۵۳۲
۸۰۔ الترمذی
۸۱۔ مطبوعہ دار الوطن للنشر ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۲ء کل صفحات ۱۷۶
۸۲۔ ایضاً، ص ۹۱-۹۹
۸۳۔ ایضاً، ۱۰۰-۱۱۴
۸۴۔ مطبوعہ، دار ارقم للنشر والتوزیع، بار اوّل، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء
۸۴۔ مطبوعہ دار العلم، وللنشر الریاض، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۳ء
۸۵۔ ایضاً، سرورق
۸۶۔ مطبوعہ دار الحضارۃ العربیہ، بیروت، مسجد نبوی میں اس کا رجسٹریشن نمبر ۴۸۶۵۲ اور تاریخ اندراج ۹۱/۱۱/۱۵ ہے۔
۸۷۔ ایضاً
۸۸۔ مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، بدوں تاریخ
۸۹۔ ایضاً، ص ۲۳
۹۰۔ ایضاً، ص ۲۴
۹۱۔ مطبوعہ دار ابن حزم، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء، صفحات: ۱۶۴
۹۲۔ مطبوعہ دا الضیاء للنشر والتوضیع: ص ۴۳
۹۳۔ ایضاً، ص ۲۴